

جہاد افغانستان، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی سیرت و سوانح کے تمام تاریخی ابواب میں سب سے زیادہ روشن اور وسیع باب ہے۔

خود حضرت شیخ الحدیث کو عملاً جہاد میں شرکت کے لیے کس قدر بے تابی تھی، وہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی طرح چارپائی کی موت پر میدان جہاد میں شہید ہونے کے لیے تڑپتے اور دھاگوں رہتے تھے۔ انہوں نے مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کو جہاد افغانستان کی جھانڈی بنادیا۔ فضلاء کی تربیت کی، بخاری کے مغازی خود پڑھائے بدر و خنین اور احد و تبوک کے نقشے سمجھائے۔ جہاد میں شرکت کے لیے طلبہ کی ٹیمیں بنائیں، ملکی، قومی اور سیاسی سطح پر مجاہدین کی بھرپور حمایت کی۔ افغان تنظیموں میں اتحاد کے لیے اول روز سے کوشاں رہے۔ اپنے برخوردار مولانا سمیع الحق کو افغان جہاد کے سلسلہ میں ہمہ وقت پابہ رکاب رہنے کی ہدایات کیں۔ آپ کے نسبی اور روحانی ابناء کا جہاد میں بنیادی اور موثر کردار رہا۔ آپ کے کئی جلیل القدر تلامذہ معرکہ ہائے کارزار میں شہید ہوئے، کئی فضلاء بڑی بڑی مضبوط چھانڈیوں کے فاتح قرار پائے۔ آپ ہی کی تحریک و تبلیغ سے آپ کے ایک روحانی فرزند عظیم افغان رہنما نے صدر ریش کو اسلام کی دعوت دی آپ کی ہدایت کے بموجب آپ کے فرزند مولانا سمیع الحق نے سابق وزیر اعظم جنجوعہ کی بلاتی ہوئی گول میز کانفرنس میں مسئلہ افغانستان پر بنیادی کردار ادا کیا اور کانفرنس کے بہرہ و قرار پائے۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں جنیوا معاہدہ پر چونچو مفصل اور مدلل بیان کیا اور افغانیوں کا مقدمہ لڑا کہ ایوان حکومت لرز گئے۔ بغیر کسی پر دہکنڈہ اور شہرت و ریاء کے افغان مسئلہ کے لیے خاموش سفارتی مہم پر امریکی رہنماؤں سے بات کی اور وائٹس آف امریکہ کو انٹرویو دیا۔ جہاد افغانستان کے آخری اور نازک ترین حساس مرحلہ پر اپنے برخوردار صاحبزادہ حامد الحق کی دستار بندی کے عنوان سے افغان قیادت کے تمام مرکزی رہنماؤں کو دارالعلوم حقانیہ میں مدعو کر کے ایک میز پر بٹھایا جس سے مزید باہمی اعتماد و اتحاد کی منزل قریب ہوئی غلط فہمیاں دور ہوئیں مشترکہ لائحہ عمل کا مشن آگے بڑھا اسی پیش رفت کا نتیجہ تھا کہ دو ماہ بعد کابل فتح ہو گیا۔ مین فتح کابل کے وقت یہودی امریکی لابی نے جب جہاد افغانستان کے ثمرات کے تالاج کرنا چاہا تو اس موقع پر بھی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ آگے بڑھے اور افغان عبوری حکومت کی تشکیل کیلئے ایک متفقہ لائحہ عمل اور بنیادی فارمولا پر سب کو باہم یکجا کرنے میں کامیاب ہو گئے جس کا اعتراف محمد وزیر اعظم پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں کیا پھر افغان عبوری حکومت کی اخلاقی اور سیاسی معاونت اور استحکام کے لیے دہل برستے ہوئے گولڈ اور مبارکوں کی گھن گرج میں آپ پاکستان کے واحد سیاسی رہنما تھے جنہوں نے کابل کی سرزمین پر قدم رکھا۔ جہاد افغانستان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ذاتی کردار کے علاوہ مرکز علم دارالعلوم حقانیہ اور اس کے روحانی جیلے فرزندوں کا کردار حضرت شیخ الحدیث کے لیے ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے اور تاریخ کا ایک روشن باب، جسے ساقی امت فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ آئندہ صفحات اس اجمال کی تفصیل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دارالعلوم تھانیہ اور اس کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے جس طرح اپنی زندگی میں جہاد کے آغاز کا رہی ہے ہماری سرپرستی فرمائی وہ بخارا کی عظیم دینی درسگاہ ”مدرسہ میر عرب“ کی طرح ہے جس طرح روسی انقلاب میں بخارا کے ”مدرسہ میر عرب“ اور اس کے فضلدار نے عظیم تاریخی اور انقلابی کردار ادا کیا تھا اسی طرح دارالعلوم تھانیہ نے بھی وہی کردار ادا کیا اور مدرسہ میر عرب کے فضلدار اور مجاہدین کی طرح ہماری سرپرستی کی۔

استاذ پروفیسر برہان الدین بانی

امیر جمعیت اسلامی افغانستان و صدر افغانستان



پاکستان آنے سے قبل بلکہ پاکستان کو جاننے سے قبل میں نے اسی مدرسہ تھانیہ کے بارے میں سنا تھا اور اس کی روشنی کو دیکھا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب مجھے پاکستان کی بھی معرفت نہ تھی یہ وہ وقت تھا کہ جب میری ملاقات دارالعلوم تھانیہ کے عظیم سپوت اور جرنیل مولانا جلال الدین تھانی سے ہوئی میں نے پوچھا کیا یہ شخص قبیلہ تھانی سے تعلق رکھتا ہے؟ لوگوں نے بتایا قبیلہ تھانی نہیں بلکہ یہ پاکستان میں مدرسہ ہے جس کا نام تھانیہ ہے۔

اشیخ عبد المجید زندانی سابق وزیرین

رکن رابطہ عالم اسلامی مکہ المکرمہ



تین ماہ بعد اب جب پاکستان حاضر ہوا ہوں تو حد درجہ غم و حزن رنج و ملال ہوا اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہے عالم اسلام کی اہم شخصیتوں کے تعاون اور سرپرستیوں سے مسلمان امت بالخصوص افغان مجاہدین محروم ہو گئے ہیں۔ ایک علمی و روحانی شخصیت جس نے میدان جہاد میں افرادی قوت کے اعتبار سے علماء اور فضلدار مرحمت فرمائے وہ حضرت مولانا فاضل گرامی عارف ربانی عالم تھانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی ذات گرامی تھی دوسری شخصیت صد ضیا۔ الحق مرحوم کی تھی۔

حضرت مولانا صبغت اللہ مجددی

سابق صدر افغانستان

استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیثؒ نے ہیں قرآن اور حدیث کا سبق پڑھایا لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمل جہاد اور اعلا کلمۃ اللہ کی مساعی کی ترغیب بھی دی۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آرام سے نہیں بیٹھو گے، دین کی خدمت کرو گے دین کو سر بلند رکھو گے ہر صورت میں ہر جگہ دین ہی کا، شریعت کا اور علم دین کا کام کرو گے تدریس کی شکل میں کبھی تبلیغ کی شکل میں، کبھی وعظ اور نصیحت کی شکل میں اور کبھی باطل قوتوں کی سرکوبی کے لیے جہاد کی شکل میں۔ خدا کا شکر ہے کہ اللہ پاک نے حضرت کو ان کی زندگی میں ان کی روحانی اولاد دارالعلوم کے فضلاء کا ہر محاذ پر دین اسلام کے ہر پہلو پر کام کرتے دکھا دیا۔ خاص کر حضرتؒ نے ہم سے جہاد کے لیے جو عہد لیا تھا آج خدا کا فضل ہے کہ افغانستان کے ہر سنگر میں ہم گنہگار اور ان کے تمام فضلاء اس کو ملحوظ رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت ہمارے جہاد افغانستان کے سرپرست تھے۔ یہ سب ان کی معاونت تھی۔ انہوں نے ہمیں جہاد کے لیے مہاذ جنگ کے جرنیل دیئے، مجاہد اور غازی دیئے، انہوں نے ہمیں ایک سپر پاور اور بڑی طاقت سے مقابلہ کے لیے مفید مشوروں سے حوصلہ دیا پر خلوص اور غائبانہ دعاؤں سے ہماری مدد کی۔ ان کے شاگرد دہر محاذ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ یہ دارالعلوم خانہ ہماری مادر علمی ہے، مجاہدین کی چھادنی ہے۔ یہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے باقیات صالحات سے ہے اب ہمیں توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ حضرتؒ کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی اپنے والد گرامی قدر کی طرح ہماری سرپرستی فرمائیں گے جس طرح حضرت کی زندگی میں انہوں نے ہمارے ساتھ بھرپور معاونت کی اسی طرح ان کی وفات کے بعد بھی وہ ہمارے ساتھ جہاد کے مشن کی تکمیل میں شریک رہیں گے کہ ہم سب مسلمان ہیں اور جہاد ہم سب کے لیے ایک فرض ہے۔ حضرتؒ کی وفات سے مجاہدین یتیم ہو گئے ہیں اور محاذ جنگ کے سنگر دل کی روحانی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں، تاہم ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک زندگی ہے ہم نے حضرت سے جو عہد کیا تھا اس کو آخری دم تک نبھاتے رہیں گے۔

مولوی محمد یونس خالص

صدر حزب اسلامی افغانستان



شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے تلامذہ جہاد افغانستان میں سابق الغایات تھے ہم نے ہر کڑے وقت میں مولانا عبدالحقؒ کی دعاؤں اور ان کے شاگردوں کو اپنے ساتھ پایا۔
مولوی محمد نبی محمدی
صدر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان



شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ دارالعلوم دیوبند میں میرے استاد تھے وہ پاکستان میں جید علماء کے رہنما، سائنس دانوں کے ہمدرد، جہاد کے فروغ اور افغانیوں کے ساتھ ہمہ وقت شریکِ غم رہے ہیں مولانا عبدالحقؒ وہ پہلے پاکستانی عالم تھے جنہوں نے ہمارے ساتھ جہادی رابطہ کیا، جہاد کے حق میں فتویٰ دیا انہوں نے جہاد میں ہماری جانی اور مالی مدد کی، ان کے مساعی سے ہمیں ہر محاذ پر تقویت ملی ہماری جماعت (حزب اسلامی حکمت یار گرہ پ) میں ان کے سینکڑوں تلامذہ شہید ہوئے اور سینکڑوں غازی، افغانستان میں جو دینی مدارس قائم ہو رہے ہیں وہ ان کے تلامذہ کی مساعی ہے وہ پاکستان کی طرح افغانستان میں بھی بابائے مدارس ہیں۔
مولانا گل حسن دیوبندی افغانی
مرکزی رہنما حزب اسلامی (حکمت یار گرہ پ)



میں نے خود تو حضرت مولانا عبدالحقؒ سے ملاقات نہیں کی تھی مگر افغانستان کا بچہ بچہ اور حزب اسلامی کا ہر کارکن ان کے نام سے واقف ہے ان سے محبت کرتا ہے اور ان کے تلامذہ کے تاریخی کردار پر وہ افغانیوں میں محبوبیت کی علامت بن گئے ہیں۔
استاذ قریب الرحمن سعید، صدر افغان نیوز ایجنسی

مشیر جناب گلبدین حکمت یار، مشیر وزیر اعظم عبدالصبور فریدی



افغان سماذ جنگ کے تمام جہادی کمانڈر مولانا عبدالحقؒ سے وابستگی رکھتے تھے ہماری جماعت کا ہر فرد مولانا عبدالحقؒ کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔
استاد فریدی

پرنسپل سیکٹری گلبدین حکمت یار



جہاد افغانستان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ہزاروں تلامذہ اور باکردار فضلا ایک ایسا عمل اور عظیم صدقہ جاریہ ہے کہ قیامت تک اس کے اثرات اور برکات حضرت شیخ الحدیث مرحوم کے نامہ اعمال میں درج ہوتے رہیں گے۔

عبدالرب رسول سیاف

امیر اتحاد اسلامی افغانستان



حضرت شیخ الحدیث کی تعلیمات اور توجہات کی برکات میرے اور میرے ساتھیوں کے دلوں پر منعکس ہوئیں اور اللہ کریم نے ہمیں جہاد افغانستان کے لیے چن لیا۔ حضرت شیخ الحدیث نے مجھے فرمایا، آپ میرے جانشین، خلیفہ اور جہاد کے عمل میں نائب ہیں۔ (مولانا جلال الدین حقانی) فاتح خوست و گردیز



مہاذجنگ سے مولانا جلال الدین حقانی کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام مکتوب

جناب عالی قدر اساذ الکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کی صحت اور عافیت کے لیے خدائے ذوالجلال کی درگاہ میں دست بردوا ہوں۔ ہم اب تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت مند اور تندرست ہیں۔ آپ محترم کا گراں قدر مکتوب موصول ہوا اور وہ مدد اور خصوصی نصرت جو نقدی کی صورت میں آپ نے مجاہدین کے لیے اور کچھ میری ذات کے لیے بھیجی تھی وہ بھی موصول ہوئی۔ ہمارے مرکز ژورہ پر ۴ اپریل ۸۶ء کو ملحد حکومت نے حملہ کیا تھا۔ زمینی فوج ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ اتاری گئی تھی مگر الحمد للہ کہ مجاہدین ثابت قدم رہے۔ ۲۰ فوجی اور ان کے اہل و کمانڈر مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہو کر جہنم رسید ہوئے اور بعض زندہ پکڑے گئے یہ پہلے روز کے حملہ کی رپورٹ ہے۔ ۲۰ میں ۶۰ زندہ ہیں جن میں ۲۲ ان کے بڑے افسر اور بڑے درجے کے فوجی ہیں جو اب تک مجاہدین کے ہاتھوں میں قیدیوں کی حیثیت سے محفوظ ہیں۔

۴ اپریل سخت بمباری ہوئی اس روز میں بھی قدرے زخمی ہوا مگر خدا کا فضل ہے کہ اب تک صحت مند ہوں جنگ

پس وقت تک جاری ہے، ملحدین کو مجاہدین نے جو نقصان پہنچایا ہے وہ یہ ہے ۸۰۰ افراد ان کے مارے گئے ہیں ان

کے تمام مرنے والوں اور زخمیوں کی تعداد ۱۴۰۰ ہے چھوٹا بڑا اسلحہ جس میں توپیں، کلاشنکوف، ہندوتیں وغیرہ ہیں ان سے بچا گیا ہے جس کی مجموعی تعداد ۶۰۰ بنتی ہے یہ بھی ہمارے قبضہ میں ہے۔

میرے گروپ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین جو شہید ہوئے ۸۲ ہیں اور ۲۵۰ مجاہدین زخمی ہوئے ہیں آج کے روز یعنی ۲۲ اپریل کو مجاہدین کے مرکز سے ملحد حکومت کی فوجیں سجدہ شکست کھا کر پیچھے کھسک رہی ہیں آپ تشویش نہ کریں ہم تو آپ کی دعاؤں پر زندہ ہیں اور آپ کی دعا چاہتے ہیں۔ ومن اللہ التوفیق

(نوٹ) چار پہلی کاپٹر، گیارہ جیٹ طیارے بھی ہم نے دشمن کے مار گرائے ہیں۔ ہم نے دشمن کے تین پائلٹ بھی زندہ گرفتار کر لیے ہیں جو ہمارے قبضہ میں ہیں۔ والسلام

آپ کا شاگرد و محتاج دعا جلال الدین تھانی بعلوم خود ۲۳ اپریل ۱۹۸۶ء

تھانیہ، دیوبند تھانی ہے مولانا عبدالحق افغان مجاہدین کے لیے بڑے درجہ کے ممد و معاون تھے، مجاہدین کے ہر مسئلہ بالخصوص مسئلہ جہاد میں سند کارکھتے تھے دارالعلوم تھانیہ مجاہدین کے لیے فوجی چھاؤنی ثابت ہوا جہاد کے اکثر قائدین اور مجاہدین دارالعلوم تھانیہ کے فیض یافتہ ہیں۔ (نصر اللہ منصور)

صدر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان

حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا عبدالحق مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات افغانستان اور درحقیقت تمام

عالم اسلام کے لیے عظیم نقصان ہے۔ (محمد آفندی گیلانی) صدر محاذ ملی افغانستان

سجادہ نشین بہارت، افغانستان